کتاب نما

سرمایہ حیات: از پروفیسر اسرار احمد سہاوری۔ناشر: فروغ ادب اکادمی' ۱۰۸ بی' سیٹلائٹ ٹاؤن' گوجرانوالہ۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔

عجیب بات ہے' جتنی زیادہ یگانگت جدھر ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ کوتاہی واقع ہوتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ پروفیسر صاحب تو میرے اپنے ہیں' اور میرے بالکل پاس ہیں۔ پھر کمال یہ کہ نہ وہ اصرار کرتے ہیں' نہ وہ گلہ شکوہ سے کام لیتے ہیں' بلکہ کسی نہ کسی جانب سے ان کی محبت متجسم ہو کر نمودار ہوتی ہے۔ لہٰذا ساری کوتاہیوں کے باوجود دل خوش ہو جاتا ہے۔ مگر میں اپنی کوتاہی کا بصد شرمساری اظہار کرتا ہوں' کیونکہ ایک قیمتی بلکہ نایاب محب کے دل میں ذرا بھی چبھن رہے تو میرے سینے میں سانپ لوٹتے رہیں گے۔

ابتدا میں تو ہلکا سا اپنا تعارف ہے۔ مہاجرت' سنٹرل ایکسائز انسپکٹری' حافظ آباد میں رہائش' پھر جماعتی دباؤ کے تحت نوکری چھوڑ کر شرکت انتخابات' ناکامی پھر دوکانداری' پھر ناکامی' پھر "زیکاری دور" (یعنی پیغمبروں کا سا زمانہ)' پھر مجلس زبان دفتری کے تحت قانونی اصطلاحات کے ترجمے کا مشغلہ' پھر مزید تعلیم (ڈبل ایم ۔ اے)' پھر اسلامیہ کالج گوجرانوالہ میں لکچرر شپ اور پھر---! سرمایہ حیات ہی کے تحت ذہنی' فنی اور خدمتی رجحانات کے ذکر میں شخصیت اسرار کی جھلکیاں۔ زندگی کے تین واقعات بڑے اہم ہیں۔ پھر سوانح کے عنوان سے سیاسی (تحریک اسلامی) کی حکایت کا آغاز سی آئی ڈی کے شاہ صاحب کے ذکر سے کیا ہے۔ پھر کچھ ناول جیسی حکایت۔ بعد ازاں "مختلف شخصیات سے ملاقات" کا مفصل بیان' قائد اعظم' خان لیاقت علی خاں شہید' حسین شہید سہروردی' میاں افتخار الدین' ائر مارشل اصغر خان' اندرا گاندھی' نواب بہادر یار جنگ' ڈاکٹر ضیاء الدین' مولانا ابو الاعلیٰ مودودی' کوثر نیازی' ملک نصراللہ خاں عزیز اور پھر نعیم صدیقی (راقم ہذا)' نواب حبیب الرحمان خاں شیروانی' نواب مزمل اللہ خاں شیروانی۔ پھر سرمایہ حیات کے تذکرہ شخصیات کا دوسرا سلسلہ آتا ہے۔ شعرا اور دانش ور حضرات اصغر گونڈوی' جگر

مراد آبادی' حفیظ جالندھری' شہرت بخاری' مرزا محمد منور' حفیظ تائب' حافظ لدھیانوی' انور مسعود' پروفیسر رشید احمد صدیقی' حکیم احمد شجاع' علامہ صدیقی' ڈاکٹر برہان احمد فاروقی' نذیر نیازی' سید قاسم محمود۔ پھر اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کے پروفیسروں کا ذکر چلتا ہے' کچھ شاگردوں کا بھی۔ پھر گوجرانوالہ کے شعرا آتے ہیں۔ اکثر جانے پہچانے اور قریبی ہیں۔ خاصی تعداد ہے۔ ان سب حضرات کے حالات اس طرح لکھے گئے ہیں کہ جیسے کہانیوں کے ٹکڑے پھیلے ہوئے ہیں' بہت سی معلومات اور کچھ لطائف' کچھ اشعار۔

قاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا

اصل مضمون "میرا نظریہ ادب" ہے جو سرمایہ حیات کا ایک بڑا حصہ ہے۔ خوب لکھا ہے:

> اگر مجموعی حیثیت سے دیکھا جائے تو ادب ایک ہمہ گیر قانون ہے جو کہ ایک تہذیب کا ناگزیر حصہ ہے۔ ادب نہ تو محض واردات قلبی کا نام ہے' نہ محض بیرونی انفعال انسانی کا۔ بلکہ یہ دونوں پر پوری طرح حاوی ہے۔ ادب معمار تمدن بھی ہے اور تعمیر تمدن بھی۔

اوپر ایک چھوٹا سا جملہ ہم چھوڑ آئے ہیں:

> جمالیاتی شعور کو اجاگر کرنا' اس میں توازن' ہم آہنگی اور معیاری لطافت پیدا کرنا ادب ہے۔ ضمیر کو نفس امارہ پر بالادستی عطا کرنا' مذاق سلیم کی جلا کرنا' تہذیب و تمدن کے معیار کو بلند کرنا اس کا فرض منصبی ہے۔ ادب ہماری زندگی کے ایک ایک گوشے میں جھانکتا ہے۔ یہ ہماری خوشی کا بھی ساتھی ہے اور غم کا بھی۔

اور:

> میں فن کی آڑ لے کر اسلامی اصول زندگی اور اصول اخلاق سے ہرگز انحراف نہیں کرنا چاہتا۔

(نعیم صدیقی)

عالمی تحریک اسلامی کے عظیم قائدین' حصہ اول: از افتخار احمد۔ ناشر: المیزان پبلشرز' المعصوم ٹاؤن' فیصل آباد۔ صفحات ۲۲۴۔ قیمت پیپر بیک ۱۱۰ روپے۔ لائبریری ایڈیشن ۱۵۰ روپے۔